احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 31 مارچ 2004ء

بدھ 31 مارچ 2004ء 9 صفر 1425 ہجری-31 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 70

مقدس معمار

جب آنحضور ﷺ نے مدینہ میں مسجد نبوی تعمیر کروائی تو آپ بھی صحابہ کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور یہ شعر پڑھتے یہ بوجھ خیبر والا بوجھ نہیں یہ تو ہمارے رب کا اچھا اور پاکیزہ کام ہے اے میرے اللہ حقیقی اجر تو اگلی زندگی کا اجر ہے۔ انصار اور مہاجرین پر اپنا رحم نازل فرما۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة النبیؐ حدیث نمبر 3616)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا 6

قبرستان موصیان، ہسپتال، سابقہ نیشنل ہیڈ کوارٹر کا معائنہ، بیت الذکر کا افتتاح

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

چوتھا روز 16 / مارچ 2004ء بروز منگل

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اکرا مشن ہاؤس سے کاسووا (Kasoa) کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑیاں، حضور انور کی گاڑی کو Escort کر رہی تھیں۔

Kasoa کے قریب ایک قطعۂ زمین مخصوص کر کے موصیان کے لئے قبرستان بنایا گیا ہے۔ یہ قبرستان شہر سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ دو کلومیٹر کا راستہ کچا تھا اور جگہ جگہ گڑھے تھے۔ سڑک کے دائیں بائیں ڈیوٹیوں پر موجود خدام قافلہ کی راہنمائی کے لئے موجود تھے اور حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

قبرستان سے باہر اس علاقہ کے احمدیوں کی کثیر تعداد نے والہانہ نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ ایک بچی نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

قبرستان موصیان، تین ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ دراصل یہ جگہ الحاج بی۔ اے بونسو صاحب (Alhaj B.A.Bonsu) کی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک فرمائی کہ ہر ملک میں موصیان کے لئے الگ قبرستان بنایا جائے تو انہوں نے یہ جگہ جس پر چار دیواری پہلے سے بنی ہوئی تھی اس مقصد کے لئے جماعت کو بطور عطیہ دے دی۔

اس قبرستان میں Brick Tiles سے بہشتی مقبرہ ربوہ کی طرز پر سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں قطعات بنائے جائیں اور لائنوں میں قبریں بنائی جائیں۔

اس قبرستان کی Development میں الحاج بی۔ اے بونسو صاحب کے علاوہ مکرم وہاب عیسیٰ صاحب اور مکرم عبدالرحمان عینن (Ennin) نے نمایاں حصہ لیا۔ حضور انور نے ان تین احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ یہاں سے تقریباً سوا دو گھنٹے کی طویل مسافت کے بعد حضور انور گیارہ بجکر پچاس منٹ پر ویسٹرن ریجن (Western Region) میں واقع احمدیہ ہسپتال ڈابوآسی (Daboase) پہنچے۔

یہاں ویسٹرن ریجن کے احباب کثیر تعداد میں جمع تھے۔ احمدی احباب نے حضور انور کی آمد پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور لا الہ الا اللہ کا آواز بلند ورد کیا۔

حضور انور کی آمد کے موقع پر لوکل ناصرات کے ایک گروپ نے خوبصورت آواز سے اردو نظم ''مرحبا اے آنے والے مرحبا'' پڑھی ایک بچی فردہ نزہت نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ مکرم نوید احمد عادل صاحب مربی سلسلہ ویسٹرن ریجن نے اپنے سرکٹ مربیان کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس ہسپتال کا آغاز 1994ء کے شروع میں ڈابوآسی نامی گاؤں میں ایک کرائے کے مکان میں ہوا تھا۔ ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب جو ان دنوں احمدیہ ہسپتال سویڈرو (Swedru) کے انچارج تھے یہاں ہفتہ میں ایک دوبار آتے اور مریضوں کا معائنہ کرتے۔ 1994ء کے آخر پر مرکز کی طرف سے باقاعدہ دو ڈاکٹر صاحبان، ڈاکٹر غلام کبیر صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر تمنا خان صاحبہ (جن کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے) کو بھجوایا گیا۔ انہوں نے بڑی محنت سے سارا کام سنبھالا اور ہسپتال کی موجودہ عمارت اور ڈاکٹر کی رہائش گاہ بنوائی۔ مئی 2001ء میں یہاں ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر شائلہ ابراہیم صاحبہ کا تقرر ہوا۔ دونوں ڈاکٹرز خدا کے فضل سے ہسپتال کو بڑی کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں ذاتی خرچ پر یہاں ایک بیت الذکر بھی تعمیر کی ہے۔

یہ ہسپتال پہاڑی پر واقع ہے اور قدرتی حسن کا ایک شاہکار ہے۔ حضور انور کی آمد پر ہسپتال کو جھنڈیوں اور بینرز کی مدد سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سڑکوں کے دونوں جانب Kerbs کو سفید اور سیاہ رنگ سے Paint کیا گیا۔ ہسپتال کے دروازوں پر گیٹ کے ایک طرف غانا اور دوسری جانب جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا گیا۔

حضور انور نے ہسپتال کے شعبہ جات میں سے آپریشن تھیٹر، دفتر، وارڈز اور لیبارٹری کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے ہسپتال کی لیبارٹری کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا Well Equipped

حضور انور نے آپریشن تھیٹر دیکھ کر بھی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس ہسپتال کو حکومت غانا نے ضلعی ہسپتال کا درجہ دے رکھا ہے۔ ہسپتال کے احاطہ میں ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے اپنے خرچ پر ایک نئی بیت الذکر تعمیر کرائی ہے۔ حضور نے دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا حضور انور نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا بھی دی۔

باقی صفحہ 2 پر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بد گندم کھاتہ نمبر 981-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

احمدی طالبات کی نمایاں کامیابی

انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2003ء میں جماعت احمدیہ مردان کی مندرجہ ذیل دو احمدی طالبات نے مردان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ میں جنرل سائنس گروپ میں بورڈ میں بالترتیب پہلی اور دوسری پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

1۔ مکرمہ رفیعہ نور صاحبہ بنت مکرم میاں بشیر الدین صاحب آف مردان نے 833/1100 نمبر حاصل کر کے جنرل سائنس گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

2۔ مکرمہ فائزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم حمید الدین احمد صاحب آف مردان نے 816/1100 نمبر حاصل کر کے جنرل سائنس گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کی

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں طالبات کو یہ اعزازات مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

یہ چار میناروں اور ایک گنبد پر مشتمل خوبصورت بیت ہے جس میں قرآنی آیات اور احادیث کو خوبصورتی سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے گنبد میں اندر کی جانب بیت الفتوح لندن کی طرز پر الا بذکر اللّٰہ .... کے الفاظ دو مرتبہ تحریر کئے گئے ہیں۔ حضور انور نے بیت کے اندرونی حصے کا بھی معائنہ فرمایا۔

یہ بیت ڈاکٹر محمد یوسف ایڈوسئی (Edusei) کی ایک ٹیم نے جو فن تعمیر کے مختلف ماہرین پر مشتمل ہے دو ماہ کے اندر تعمیر کی ہے۔ اس کا نام "بیت الصدیق" ہے۔

اس کے بعد حضور انور ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر آرام فرمایا۔ تین بجے Abora کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور نے استقبال کے لئے آنے والے Daboase Town کی Queen Mother اور Elders سے ملاقات کی۔

حضور انور نے ہسپتال کے سٹاف کو بھی شرف مصافحہ بخشا۔ اس وقت لوکل ناصرات کا ایک گروپ مترنم آواز سے اردو نظم 'مرحبا اے آنے والے مرحبا' پڑھ رہا تھا۔ حضور انور ان کی طرف بھی تشریف لے گئے اور ان بچیوں سے پیار کا اظہار فرمایا۔

تین بج کر بیس منٹ پر حضور انور Cape Coast سے ملحقہ قصبہ Abora آبورا کے لئے روانہ ہوئے۔

چار بجکر دس منٹ پر حضور انور یہاں کی دومنزلہ بیت الذکر "بیت العلیم" پہنچے تو احمدی مرد و زن، بچے اور بچیوں کی کثیر تعداد نے حضور انور کا فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا۔ Abora (آبورا) کے صدر حلقہ MR.Ahmad Abeka نے حضور کے گلے میں Kente کا سکارف پہنایا (Kente غانا کے ایک روایتی کپڑے کا نام ہے)

حضور انور نے یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ یہ وہ بیت ہے جس میں نصب کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک اینٹ دعا کر کے ربوہ سے بھجوائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی یہاں 1988ء میں اپنے دورۂ غانا کے دوران نماز پڑھائی۔ حضور انور نے روانگی سے قبل ہاتھ ہلا کر ہزاروں کی تعداد میں موجود احباب کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور Salt Pond کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ وہ جگہ ہے جو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کا نیشنل ہیڈ کوارٹر رہی۔ سارے ابتدائی مربیان اور امراء کرام نے یہیں قیام فرمایا۔

حضور انور جب گاڑی سے اترے تو دیدار کے لئے قریبی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم مولوی عبدالغفار • حمد صاحب مربی سلسلہ اور ریجنل صدر نے حضور انور کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ یہ مشن ہاؤس دو منزلہ ہے۔ جس کا حضور انور نے معائنہ فرمایا اس دوران باہر کھڑے احباب مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور نے سڑک کی جانب کھلنے والی ایک کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھنا ہی تھا کہ احباب میں جوش و خروش پیدا ہوا اور نعروں کی آوازیں بلند تر ہو گئیں۔ ساتھ ساتھ اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں بھی بلند ہوئیں۔ حضور انور نے دو تین منٹ تک ہاتھ ہلا کر ان نعروں کا جواب دیا۔

اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ یہ دفتر مشن ہاؤس سے ملحقہ عمارت میں قائم ہے جہاں پہلے جامعہ احمدیہ غانا ہوا کرتا تھا۔ یونٹ کے جنرل مینجر Mr.Dimbie Jibrin Mumuni نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ان دفاتر کی طرف بڑھے تو راستے کے دونوں جانب ترتیب سے کھڑے چھوٹے چھوٹے بچوں نے اھلاً وسھلاً و مرحبا، ایک کورس کی صورت میں پڑھا۔ معائنہ کے دوران بچے یہ الفاظ مسلسل دہراتے رہے۔ یہ نظارہ قابل دید تھا اس کے بعد حضور انور نے سمندر کے کنارے وہ جگہ دیکھی جہاں جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا تھا۔ یہ جگہ ناریل کے درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ انہی درختوں کے سائے تلے جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا تھا۔ حضور انور احمدیہ بیت الذکر سالٹ پانڈ میں بھی تشریف لے گئے اور بیت کے اندر موجود احباب سے فرمایا" اس بیت کو لوگوں سے بھریں اس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب مرحوم نے 1949ء میں رکھا تھا۔ اور یہ غانا کی پہلی بیت ہے۔ پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور سالٹ پانڈ سے اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔ سات بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور کی نیشنل ہیڈ کوارٹرز اکرا میں واپسی ہوئی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

(اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا میں جماعت کی بیوت کی تعداد 857 ہو چکی ہے)

تقریب حسن قرأت

شعبہ تعلیم القرآن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 20 مارچ 2004ء بعد نماز مغرب بیت مہدی گولبازار ربوہ میں "پہلی آل پاکستان" تقریب حسن قراءت" زیر صدارت مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن منعقد ہوئی۔ مکرم قاری مسرور احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن لوکل انجمن احمدیہ نے رپورٹ پیش کی۔ 20 حفاظ و قراء کرام نے حدر (جس طرح تراویح میں پڑھتے ہیں) اور ترتیل کے ساتھ اور خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ اس دوران قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے ارشادات سنائے جاتے رہے۔ کمپیئرنگ کے فرائض مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے ادا کئے۔ اس بابرکت تقریب میں ربوہ کے علاوہ کراچی، سرگودھا، فیصل آباد، اوکاڑہ اور سیالکوٹ کے قراء اور حفاظ نے شرکت کی۔ آخر پر مہمان خصوصی مکرم بشیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور تلاوت قرآن کریم روزانہ کرنے، قرآن سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حاضری 350 سے زائد تھی

تقریب سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بمطابق ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 23 مارچ 2004ء بروز منگل احاطہ جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) دارالبرکات کے جدید اکیڈیمک بلاک کا سنگ بنیاد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے سوا دس بجے دن رکھا۔ ازاں بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ و صدر مجلس تحریک جدید حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء، مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب صدر مجلس وقف جدید، مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن، مکرم ملک رفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ لاہور، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان' مکرم سید محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان' مکرم چوہدری عطاء الرحمن صاحب انجینئر پراجیکٹ مینیجر' مکرم حافظ طیب احمد صاحب نمائندہ طلباء جامعہ احمدیہ اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی جس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

سنگ بنیاد رکھنے سے قبل مختصر تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے اپنی رپورٹ میں توسیع جامعہ احمدیہ کے منصوبہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) کے احاطہ میں اکیڈیمک بلاک مع لائبریری اور طاہر ہوسٹل کی تکمیل کے بعد نور ہوسٹل کی تعمیر آخری مراحل پر ہے اور یہ انشاء اللہ یکم ستمبر 2004ء سے طلباء کے زیر استعمال ہوگا۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) کے احاطہ میں محمود ہوسٹل کی تعمیر کا کام جاری ہے جس کا سنگ بنیاد 16 جون 2002ء کو رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جون 2005ء تک یہ مکمل ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جدید اکیڈیمک بلاک جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) جس کی بنیاد رکھی جا رہی ہے دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہوگا۔ موجودہ اکیڈیمک بلاک اور جدید بلاک دونوں مل کر تدریس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کیلئے کافی ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمن صاحب انجینئر (رضاکارانہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ) پراجیکٹ مینیجر کے طور پر کماحقہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ انہیں آٹھ انجینئرز و آرکیٹیکٹس کی کمیٹی کی معاونت حاصل ہے۔ آخر پر مکرم وکیل التعلیم صاحب نے شرکاء تقریب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ ان تمام عمارت کی بروقت بخیر و خوبی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں بابرکت بنائے نیز اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے جانشین ائمہ جماعت احمدیہ کی توقعات پر ہمیشہ پورا اترتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سنگ بنیاد کے بعد مہمانوں کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔ اس مبارک تقریب میں 200 مہمان شامل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
خدا کے کلام میں اس اس قسم کی کمزوری نہیں ہوتی بلکہ جوں جوں سائنس ترقی کرتی ہے اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ (تشحیذ الاذہان مئی 1912ء صفحہ 226)

ایک دعائیہ تقریب

مورخہ 21 مارچ 2004ء کو بیت قمر محلہ دارالصدر غربی سے ملحقہ نو تعمیر شدہ دو منزلہ لجنہ ہال کی افتتاحی تقریب بیت قمر میں بعد نماز عصر منعقد ہوئی اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی قمر نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بیت قمر کی تعمیر کے ابتدائی حالات بیان کئے اور بتایا کہ اس بیت الذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک بار نماز مغرب پڑھائی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ بیت قمر سے ملحقہ لجنہ ہال کا سنگ بنیاد مورخہ 22 فروری 2002ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (آپ اس وقت ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے) نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اس ہال کا نقشہ مکرم داؤد احمد صاحب اوورسیئر نے بنایا۔ اس ہال کی دونوں منزلوں کا رقبہ تقریباً ڈیڑھ ہزار مربع فٹ ہے اور 400 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ محترم مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات میں اس ہال کی تعمیر پر خوشنودی کا اظہار کیا اور نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ مہمان خصوصی نے نو تعمیر شدہ ہال ملاحظہ فرمایا' جہاں مہمانوں کیلئے ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان

فرمودہ 9 جولائی 1944ء

کلمہ حکمت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمة الحکمة ضالة المؤمن اخذ ھاحیث وجدھا۔ یعنی کلمہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں بھی ملے وہ اسے لے لیتا ہے۔ کلمہ حکمت کہتے ہیں کسی ایسی چیز کو جو باسبب ہو اور جس کے کرنے کا موجب حقیقی پایا جاتا ہو۔ اور حکمت اسے کہتے ہیں جو کسی چیز کا سبب یا موجب ہو۔ جب کوئی شخص کسی علاقہ میں بغیر کسی کام کے پھر رہا ہو تو کہا جائے گا کہ وہ آوارہ پھر رہا ہے اور جب وہ کسی غرض کے ماتحت پھر رہا ہو تو اسے آوارہ نہیں کہا جائے گا بلکہ اگر غرض اچھی ہوگی تو کہا جائے گا کہ وہ حکمت کے ماتحت پھر رہا ہے۔ لیکن اگر اس کی غرض اچھی نہ ہو بری ہو تو بھی یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ آوارہ پھر رہا ہے بلکہ کہا جائے گا کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے یا جہالت سے ایسا کر رہا ہے۔ تو کلمہ حکمت کے معنے ایسی بات کے ہیں جو اپنے اندر اغراض وفوائد رکھتی ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلمہ حکمت تو مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ اگر اسے پہلے سے اس کا علم تھا تو وہ تو اس کا مال ہے ہی۔ لیکن اگر اسے خود علم نہیں اور وہ کسی دوسرے سے ایسی بات سنتا ہے جو سبق آموز ہے اور جس سے وہ عبرت حاصل کر سکتا ہے اور فائدہ اٹھا سکتا ہے تو وہ بات خواہ کسی کافر کے منہ سے نکلی ہو اور خواہ منافق کے منہ سے مومن کو چاہئے کہ اسے فوراً لے لے اور یہ نہ کہے کہ یہ بات ایک کافر یا منافق میں پائی جاتی ہے اس لئے میں اس کو نہیں لے سکتا اور بجائے اس کے کہ اسے کافر ودجال یا منافق کی بات کہہ کر حقارت کی نظر سے دیکھے اسے چاہئے کہ کہے کہ اوہو یہ تو میری چیز تھی۔ افسوس اسے کافر یا منافق لے گیا۔ اب کہ مجھے اس کا پتہ لگ گیا ہے میں اسے لے لوں گا۔ ضالة المومن کے معنے یہ بھی ہیں کہ مومن کے سب کام حکمت کے ماتحت ہوتے ہیں اور یہ بھی کہ حکمتیں جتنی ہیں وہ سب مومن کی ہیں۔ ایک تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن کوئی بات بغیر حکمت کے نہیں کرتا اور دوسرا مطلب اس کا یہ ہے کہ مومن ساری کی ساری حکمتیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا مومن وہ ہے جو کوشش کرتا ہے کہ تمام خوبیاں اپنے اندر جمع کر لے۔ اور جو ایسی کوشش نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہو سکتا تو کلمة الحکمة ضالة المؤمن اخذ ھاحیث وجدھا میں بتایا گیا ہے کہ مومن کو جب کوئی خوبی کی بات ملے تو وہ یہ دیکھے بغیر کہ یہ کس کی طرف سے آئی ہے اسے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر اسی طرح لے لیتا ہے جس طرح کسی کا بچہ کھویا ہوا ہو اور اسے مل جائے تو وہ فوراً اسے پکڑنے کے لئے دوڑتا ہے۔ اسی طرح مومن کو جب کوئی حکمت کی بات کسی جگہ نظر آتی ہے تو وہ اسے فوراً لینے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تو میرے پاس ہونی چاہئے تھی، افسوس کہ دوسرے کے پاس چلی گئی۔

اس نکتہ کو اگر سمجھ لیا جائے تو جماعت کو بہت بڑی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

بہت سی خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ جس کسی کے پاس جتنی نیکی ہوتی ہے وہ اسی پر فخر کر کے بیٹھ جاتا ہے اور مزید خوبیاں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر دشمن کی کوئی خوبی اسے نظر آتی ہے تو کینہ بغض اور حسد کی وجہ سے اسے بھی برا قرار دینے کی کوشش کرتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ایسا کرنے سے دشمن کا کوئی نقصان نہیں اس کے پاس تو وہ خوبی ہے ہی، نقصان اس کا اپنا ہے کیونکہ حسد کی وجہ سے وہ اس خوبی کو حاصل نہ کر سکے گا اور محروم رہ جائے گا اگر وہ اسے اچھا سمجھتا تو اسے لے لیتا اور نہ سمجھنے کی وجہ سے نہیں لے سکتا اور اس طرح خود اپنا نقصان کرتا ہے کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ دشمن کی سچائی کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی خوبی کو خوبی نہیں سمجھتے اور اس طرح نقصان اٹھاتے ہیں۔ **میری فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ میں دشمن کے اعتراض کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں چاہے میرا جواب اسے تسلی دے سکے یا نہ دے سکے مگر وہ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوتا ہے کہ میں نے اس کے سوال کو خوب اچھی طرح سمجھا اور بیان کر دیا ہے۔** ایک دفعہ میں نے لاہور میں ایک لیکچر دیا جو کالجوں کے طلباء اور پروفیسروں کے لئے تھا۔ میں نے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ لیکچر کے بعد ایک پروفیسر صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کے جوابات سے تو میں مطمئن نہیں (پہلی بار ہی بات سن کر مطمئن ہونا کوئی ضروری نہیں) مگر میں ایک بات مانتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ نے کسی اعتراض میں تخفیف بالکل نہیں کی۔ مخالف فریق کا ایک بلند پایہ عالم جس طرح اپنے اعتراضات کو پیش کرتا ہے اسی طرح آپ نے کر دیئے ہیں بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مخالف کے اعتراض میں کمی کر کے پیش کرتے ہیں۔ کچھ حصہ پہلے چھوڑ دیتے ہیں کچھ پیچھے اور اس طرح اسے کمزور کر کے پیش کرتے ہیں اور پھر جواب دیتے ہیں۔ مگر یہ صحیح طریق نہیں۔ اعتراض کو صحیح طور پر پیش کر کے جواب دینا چاہئے۔ یہ الگ بات ہے کہ مخالف کی تسلی نہ ہو۔ مگر ایک دفعہ تسلی نہ ہوگی تو دوسری دفعہ ہو جائے گی دوسری دفعہ نہ ہوگی تیسری دفعہ ہو جائے گی مگر اس پر یہ اثر ضرور ہوگا کہ اس کے سوال کو دیانت داری سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مخالف پر یہ اثر ہوگا کہ میرا مخالف دیانت دار آدمی ہے لیکن اگر اس کے اعتراض کو ہی پوری طرح پیش نہ کیا جائے۔ کچھ ادھر سے گرا دیا جائے کچھ ادھر سے اور اس طرح اسے کمزور کر کے جواب دیا جائے تو یہ تو ممکن ہے کہ اس وقت مجلس میں عارضی طور پر واہ واہ ہو جائے اور عوام الناس کہہ دیں کہ خوب جواب دیا مگر اہل علم لوگ یہی کہیں گے کہ یہ سوال اس کا اپنا تھا جس کا آپ ہی جواب دیدیا۔ یہ جواب مخالف کے سوال کا نہ تھا۔

تو مومن کو ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ جو خوبی کسی میں نظر آئے اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس کا اقرار کرے خواہ وہ دشمن میں ہی پائی جاتی ہو۔ جہاں بعض لوگوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ وہ مخالف یا دشمن کی خوبی کو بھی برائی کے رنگ میں دیکھتے ہیں وہاں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو خوبی ہمیشہ دوسروں میں ہی نظر آتی ہے اپنوں کی خوبی انہیں نظر نہیں آتی اور وہ ان میں برائی ہی برائی دیکھتے ہیں۔ یہ بھی بڑا بھاری نقص ہے اور اس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں شخص میں فلاں عیب ہے اور فلاں میں فلاں اور اس طرح ایسا شخص آہستہ آہستہ عیب ہی عیب دیکھنے لگتا ہے جس طرح شیر گدوانے والے نے ایک ایک کر کے سارا شیر ہی چھوڑ دیا تھا اسی طرح وہ ہر ایک میں عیب نکالتے نکالتے ساری جماعت کو ہی خراب سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر انہیں بانی سلسلہ بھی گندا نظر آنے لگتا ہے اور تعلیم بھی گندی نظر آنے لگتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو بھی اسی قسم کی ٹھوکر لگی تھی۔ پہلے اس نے حضرت مسیح موعود کو لکھا کہ آپ کی جماعت میں سوائے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے کوئی اچھا آدمی نہیں اور چونکہ یہ اصول ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے آہستہ آہستہ اسے درخت بھی (نعوذ باللہ) گندا نظر آنے لگا اور اسے حضرت مسیح موعود پر بھی شبہات پیدا ہونے لگے۔ وہ اوپر تو آپ کو مسیح موعود لکھتا۔ مگر نیچے لکھتا کہ آپ (نعوذ باللہ) ٹھگ ہیں۔ لوگوں کے روپے کھا جاتے ہیں۔ اس کی عقل کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اوپر وہ جس شخص کو مسیح موعود کہہ کر خطاب کرتا اور اللہ تعالیٰ کا مامور کہتا اسی کو نیچے ٹھگ اور بددیانت قرار دیتا۔ تو جن لوگوں کو اپنوں کی خوبیاں نظر نہیں آتیں اور برائیاں ہی برائیاں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ یہ تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کو چاہئے کہ خوبی خواہ دشمن میں ہو اس کا اعتراف کریں۔ اور اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں خواہ کسی شخص کو تم اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر بھی اس کی خوبیوں کو دیکھنا چاہئے اور ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جرمنوں کو دیکھو لڑائی میں متواتر ان کو ایک سال سے شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ اور کوئی عارضی کامیابی بھی نہیں ہوئی ہمارے دل یہی چاہتے ہیں کہ اسے شکست ہو جائے تا دنیا میں امن قائم ہو اور دین کی اشاعت ہو سکے۔ مگر ان شکستوں سے بھی ہم سبق حاصل کر سکتے ہیں اور وہ یہ کہ باوجودیکہ ان کو پے در پے شکستیں ہو رہی ہیں۔ اور بغیر کسی عارضی فتح کے ہو رہی ہیں۔ پھر بھی جرمن قوم برابر لڑ رہی ہے اور حوصلہ وہمت سے لڑ رہی ہے اور کسی گھبراہٹ کا اظہار ان سے نہیں ہوتا۔ میں تو حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ معمولی تکالیف پر گھبرا اٹھتے اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم پر کیسی مصیبتیں آ گئی ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ دوسروں پر ان سے کہیں زیادہ مصائب ہیں۔ پھر تم کو جو امیدیں اپنے رب سے ہیں۔ وہ ان کو نہیں۔ یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک دشمن ہے۔ گو ہمارے ساتھ نہیں مگر دوسروں کے ساتھ لڑ رہا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ پر کوئی ایمان نہیں اور اس وجہ سے اس سے کوئی امید بھی اس کی وابستہ نہیں۔ جہاں جہاں وہ کھڑا ہو کر مقابلہ کرنا چاہتا تھا قریباً وہ تمام مقامات وہ کھو چکا ہے۔ مگر پھر بھی اس کا حوصلہ قائم ہے وہ اپنی شکستوں کو چھپاتے نہیں بلکہ صحیح رپورٹ شائع کر دیتے ہیں۔ ابھی ان کے کسی مقام سے ہٹنے کی خبر اتحادی ذرائع سے نہیں آتی کہ وہ خود اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں فلاں مقام چھوڑنا پڑا ہے اور ہمیں وہاں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو دلیر انسان ہی کہہ سکتا ہے ہر ایک نہیں کر سکتا۔ بزدل ہمیشہ اپنی کمزوری اور ناکامی کو چھپاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جرمن حکمرانوں کو اپنی قوم پر اعتماد ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ایسی خبریں اسے ڈرا نہ سکیں گی اور یہ ایک ایسی بات ہے جس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔ ایک دہریہ اور بے دین قوم ہونے کے باوجود ان میں ایسی دلیری اور اپنے اوپر ایسا اعتماد پایا جاتا ہے۔ کہ شکست کی خبروں کو چھپایا نہیں جاتا۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ سچی رپورٹیں شائع کر دی جاتی ہیں۔ کیونکہ اکثر سیاسی آدمی سچے نہیں ہوتے۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ شکست کی خبروں کو چھپایا نہیں جاتا کیونکہ افسر خوب جانتے ہیں۔ کہ قوم ان کی خبروں کو سن کر حوصلہ نہ ہارے گی اور جہاں تک اخلاقی طاقت کا سوال ہے وہ جرمن قوم میں قائم ہے۔ ان کے بعض اہم مقامات ان سے چھن گئے بہت سے سپاہی مارے گئے اور سامان جنگ بہت کم رہ گیا پھر بھی ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور یہ ایک ایسی بات ہے جسے دیکھ کر مومنوں کو سمجھنا چاہئے کہ جب کافر ایسا نمونہ دکھا رہے ہیں تو مومن کو کتنا شاندار نمونہ دکھانا چاہئے۔ مومنوں کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے اور وہ

ایسی مثال ہے کہ دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی اور مثال نہیں مل سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے تیرہ سال تک مکہ میں اور قریباً ڈیڑھ سال تک مدینہ میں سخت تکالیف اٹھائیں۔ اتنے لمبے عرصہ تک وہ شدید تکالیف اور مصائب کا شکار رہے۔ ان کی اس مثال کو اگر دیکھا جائے تو جرمن قوم کی قربانی کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی۔

بے شک آج یورپ کی اقوام بہت قربانیاں کر رہی ہیں مگر صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ بے مثال ہیں۔ یہاں تو برابر کی قربانی ہے۔ اگر اتحادی جرمنوں کو مارتے اور نقصان پہنچاتے ہیں تو جرمن بھی ان کو مار لیتے ہیں اور نقصان پہنچا لیتے ہیں۔ مگر صحابہؓ کے ہاتھ رکے ہوئے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ مقابلہ ہرگز نہ کریں۔ وہ ماریں کھاتے تھے۔ ظلم پر ظلم سہتے تھے مگر بالمقابل ہاتھ نہ اٹھا سکتے تھے۔ دشمن خواہ کتنی تکلیف دے ان کو مقابلہ کی اجازت نہ تھی اور یہ نظارہ دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔ مگر ہمارے زمانہ میں جرمن قوم جس قربانی کا ثبوت دے رہی ہے اس سے بھی ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے اور اخبار پڑھتے وقت اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ کلمة الحكمة ضالة المؤمن اور جو بھی اچھی بات نظر آئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے ورنہ اگر یہ نہیں تو اخبار پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقت کا ضیاع ہوگا۔ ہاں اگر عبرت حاصل کی جائے اور جب پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو سزا دی گئی ہے تو دعا کریں کہ خدایا ہمیں ایسا نہ کیجیو۔ اور جب یہ پڑھیں کہ کسی نے کوئی نیکی کی ہے یا کسی کو انعام ملا ہے تو دعا کریں کہ خدایا ہمیں بھی یہ دے میں تو تیرا بندہ ہوں۔ جب یہ خوبی تیرے دشمنوں میں موجود ہے تو مجھ میں کیوں نہیں۔ **جب آدمی اخبار پڑھے تو ہر نیکی اور ہر خوبی جو اسے دوسروں میں نظر آئے اس کے متعلق یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھ میں بھی یہ خوبی پیدا ہو جائے اور فلاں بدی سے محفوظ رہوں۔ تو اس طرح اس کا اخبار پڑھنا بھی دینی کام ہو جائے گا۔**

دعا کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہر بات پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے بلکہ پڑھتے پڑھتے ہی دل میں یہ دعا کرے کہ خدایا یہ نیکی اور یہ خوبی مجھ میں بھی پیدا ہو جائے اور اس بدی سے مجھ کو بچانا۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کا اخبار پڑھنا بھی ایک دینی کام ہوگا اور دینی خدمت ہوگی مومن کو چاہئے کہ وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اخبار پڑھنے پر جو وقت صرف ہوتا ہے۔ اس سے اس رنگ میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ غرض ہمارا فرض ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی حقیقی طور پر فائدہ اٹھائیں اور خواہ عملی طور پر ان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔ لیکن ان خوبیوں کو جو دوسروں میں نظر آئیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش ضرور کرتے رہنا چاہئے تا آہستہ آہستہ عمل کی توفیق بھی مل سکے اور جب موقع آئے ہم دین کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں۔ لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ ابھی اس کی کیا ضرورت ہے ابھی تو ہمارے لئے ان باتوں کا کوئی موقعہ نہیں جب موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ تو ایسا شخص موقعہ آنے پر بھی کچھ نہیں کر سکے گا۔ جو اخلاق لڑائی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بے شک ان پر عمل کا ہمارے لئے موقعہ نہیں۔ لیکن بہرحال دوسروں کے اندر ان کے موجود ہونے کی خبر کو پڑھ کر یہ دعا ضرور کرنی چاہئے کہ خدایا اس کے لئے میرے دل کو تیار کر دے تا جب تیرے دین کے لئے لڑائی کا موقعہ آئے تو مجھ سے یہ خلق ظاہر ہو۔ غرض اس کے لئے قلب کو تیار کرنا چاہئے تاکہ جب موقعہ آئے تو دوسروں سے بہتر نمونہ ہم پیش کر سکیں اور کچے دھاگے ثابت نہ ہوں کچھ عرصہ ہوا مجھے الہام ہوا تھا کہ۔

روز جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے

اس کے معنے یہی ہیں کہ فیصلہ کا وقت عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ مگر جماعت کے لئے ابھی بڑا فاصلہ طے کرنا باقی ہے۔ بہت سی تربیت دینی ابھی باقی ہے اور بہت سے کام سیکھنے ہیں جنہوں نے وہ راہ طے کر لی ہوگی وہ روز جزا آنے پر انعامات پائیں گے۔ اور جنہوں نے نہ کی ہوگی وہ محروم رہ جائیں گے اس راہ کو طے کرنے والے جب انعامات پا کر واپس لوٹ رہے ہوں گے تو وہ جنہوں نے ابھی راہ طے نہیں کی ہوگی ان کو راستہ میں جاتے ہوئے ملیں گے اور چاہیں گے کہ ان کے ساتھ ہو لیں اور اس طرح اپنے آپ کو ان انعامات میں شریک کر لیں۔ منافقوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب مسلمان مال غنیمت لے کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کو ملتے ہیں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہیں۔

اسی طرح جو لوگ روز جزا کے آنے سے پہلے پہلے تیاری مکمل نہ کر لیں گے وہ انعام پانے والوں کو راستہ میں مل کر چاہیں گے کہ اپنے آپ کو بھی ان انعامات میں حصہ دار بنا لیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ ہر احمدی کو روز جزا کے آنے سے پہلے پوری طرح تیاری کرنی چاہئے اور اسی صورت میں وہ انعامات کے مستحق ہو سکیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسروں کے انعامات میں حصہ دار ہو سکیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی انعام ملتے ہیں وہ تقسیم نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ دنیوی اموال کو تو تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سب کو حصہ دار بنایا جا سکتا ہے۔ مگر روحانی انعامات کے متعلق ایسا نہیں وہ تقسیم نہیں کئے جا سکتے یہ تو اسے ہی ملیں گے جو اپنے اعمال سے اپنے آپ کو ان کا اہل ثابت کرے گا۔ پس جو پہنچ جائیں گے وہ پا لیں گے مگر جو رہ جائیں گے وہ منافقوں کی طرح رستہ میں مل کر چاہیں گے کہ اپنے آپ کو بھی ان انعامات میں شریک کر لیں مگر ایسا کر نہ سکیں گے۔ دنیوی انعام مخالفوں کو بھی بعض اوقات مل جاتے ہیں مگر روحانی انعام بالکل علیحدہ چیز ہے۔ دنیوی انعام بعض اوقات نا اہل کو بھی مل جاتا ہے مگر روحانی اسی کو ملتا ہے جو اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔ دیکھو مسلمانوں میں بادشاہت بنو امیہ کو مل گئی مگر صحابہؓ کرام کی اولادوں کو نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیوی حکومت بھی دے تو دی تا دنیاداروں پر حجت ہو سکے مگر یہ اصل انعام صحابہؓ کی قربانیوں کا نہ تھا۔ مومن کے لئے اصل چیز خدا تعالیٰ کا قرب ہی ہے یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ دینی قربانیوں کے بدلہ میں دنیوی انعامات بھی دے یہ چیزیں وہ بعض اوقات دے بھی دیتا ہے اور بعض اوقات کمزوروں کے لئے چھوڑ دیتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مال غنیمت آیا تو آپؐ تقسیم کرنے لگے۔ ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے فلاں شخص کو کچھ نہیں دیا۔ میرے نزدیک تو وہ مخلص آدمی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مخلص آدمی ہے۔ وہ شخص اصرار کرتا رہا کہ وہ مخلص ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب دنیوی مال تقسیم ہوتے ہیں تو بعض دفعہ ان لوگوں کو ترجیح دے دی جاتی ہے جو دین میں ادنیٰ ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دوسروں کے دین کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ گویا آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ اخلاص کے لحاظ سے تم اس کا جو مقام سمجھتے ہو وہ درست ہے اور اس وجہ سے میں نے اسے کچھ نہیں دیا۔ تو یہ بات نہیں کہ جتنا بڑا مقام کسی کو قرب الٰہی کا حاصل ہوتا ہے اتنا ہی بڑا اسے دنیوی انعام ملتا ہے بے شک بعض کو دنیوی انعام بھی مل جاتا ہے مگر بعض کو نہیں ملتا۔

بعض انبیاء ایسے ہوئے ہیں جن کو فاقے آئے اور بعض بادشاہ بھی ہوئے ہیں جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام یہی حال اولیاء امت کا ہے۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانی بہت فاخرہ لباس پہنا کرتے تھے۔ بعض اوقات ان کا ایک کپڑا ایک ایک ہزار دینار کا ہوتا تھا۔ مگر وہ فرماتے تھے کہ میں اس وقت تک کپڑا نہیں پہنتا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے نہیں فرماتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات کی قسم کہ تو فلاں کپڑا پہن۔ لیکن ہزاروں اولیاء ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے غربت میں اپنی عمر گزار دی پس یہ ضروری نہیں کہ مومن کو دنیوی انعامات بھی ملیں بعض دفعہ مل بھی جاتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں بھی ملتے مگر نہ ملنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا ایمان اس پایہ کا نہیں جس پایہ کا ایمان اس شخص کا ہے۔ جسے دنیوی انعام ملا ہے۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اولادوں کو کوئی حکومت نہیں ملی اور ملی تو بنو امیہ کو مل گئی۔ حالانکہ یزید بھی انہیں میں سے تھا جو دین کے ساتھ استہزاء کیا کرتا تھا۔ اور جس نے گانا بجانا بھی جائز کر دیا تھا۔ حالانکہ وہ مقام اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا تھا۔

(روزنامہ الفضل 10،11 جون 1960ء)

جرمنی میں تعلیم القرآن کلاسز

جرمنی میں موسم سرما کے پیش نظر سال کے شروع میں تعلیمی اداروں اور اکثر تجارتی کمپنیوں میں دو تین ہفتے کے لئے چھٹیاں ہو جاتی ہیں۔ ان دنوں میں شہری چھٹیاں منانے گرم ممالک کا رخ کرتے ہیں اور باقی اپنے ملک میں ہی مختلف طریق سے چھٹیاں مناتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی ان رخصتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے ملک کے طول و عرض میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد کرنے کی توفیق دی۔ اس طرح ملک کے کل 16 مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دو ہزار سے زائد افراد جماعت احمدیہ نے جوش اور اخلاص کے ساتھ 23 ویں سالانہ، ریجنل کلاسز میں شمولیت اختیار کی۔ خواتین کے لئے تمام مقامات پر علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ ان کلاسز میں شمولیت کے لئے بنیادی شرائط مندرجہ ذیل تھیں۔ (1) نماز باترجمہ آتی ہو۔ (2) دعائے قنوت باترجمہ آتی ہو۔ (3) نماز جنازہ یاد ہو۔ (4) عمر پندرہ سال سے زائد ہونی چاہئے۔

نصاب میں قرآن کریم باترجمہ، حفظ قرآن، حدیث، علم کلام، موازنہ مذاہب، فقہ، تاریخ دین حق، تاریخ احمدیت، اور تلقین عمل شامل تھے۔ مربیان کرام و علماء سلسلہ نے بڑی محنت اور توجہ سے ہفتہ بھر یہ مضامین اس طرز پر پڑھائے کہ ذہن نشین ہو جائیں۔ کلاس کے شرکاء نے مختلف موضوعات پر مباحثات کی طرز پر بحث میں حصہ لیا تاکہ تبادلہ خیالات کے ساتھ ساتھ علم میں بھی اضافہ ہو۔ نصاب اور انتظامات میں مزید بہتری کے لئے شرکاء کی تجاویز و مشورہ جات کے لئے ایک سروے فارم بھی ترتیب دیا گیا جسے شرکاء نے بخوشی پر کرکے انتظامیہ کے حوالے کیا۔ امتحانات اختیاری بنا پر منعقد ہوئے، جس میں شوق سے ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ آخری دن تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس سے شرکاء کو ہفتہ بھر کی محنت کا ثمر ملا۔ اللہ تعالیٰ سب شرکاء کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور نسل در نسل نیکی کے ثمرات سے نوازے، آمین۔

(اخبار احمدیہ جرمنی 2004ء)

آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کا ذریعہ

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون قرض حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں اموال میں برکت پڑتی ہے۔ اب بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کیلئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 1998ء)

(ناظم مال وقف جدید)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب کی یاد میں

قبلہ پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد کی رحلت کی خبر ملی تو یوں محسوس ہوا کہ ہم ننگی دھوپ میں کھڑے رہ گئے ہیں اور سر پر کوئی سایہ نہیں۔ خالد صاحب ہمارے اساتذہ میں سے تھے اور استاد اپنے شاگردوں کے لئے گھنے سایہ کی مانند ہوتا ہے جو انہیں لاعلمی کی کڑی دھوپ سے امان میں لاتا ہے۔ خالد صاحب کا اٹھ جانا ایک فرد کا اٹھ جانا نہیں اخلاص ووفا اور جاں نثاری کے ایک پورے عہد کا اٹھ جانا ہے۔ سلسلہ کے پرانے جاں نثاروں میں وہ اپنی سادگی، محبت، محنت اور ہمہ وقت خدمت گذاری کی وجہ سے ممتاز تھے۔ ان جیسے اور بھی بہت ہوں گے مگر بات حالی کی سچی ہے عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں؟ ان کے والد خاں صاحب مولوی فرزند علی بیت المال کے ناظر تھے انہیں بھی آخری وقت تک خدمت کی توفیق ملی۔ ہمیں یاد ہے کہ وہ وہیل چیئر پر دفتر میں تشریف لایا کرتے تھے۔ یعنی جب تک ان کی جسمانی توانائی نے اجازت دی وہ خدمت کرتے رہے اور جب وقت آ گیا تو خاموشی سے اٹھ کر سڑک کے پار جا سوئے۔ خالد صاحب کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ پینسٹھ برس سلسلہ کی خدمت کی۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھایا۔ کالج میں پڑھایا۔ انجمن میں پہلے صدر کے معتمد ہوئے پھر ناظر اور پھر اللہ کے فضل سے صدر صدر انجمن احمدیہ۔ ہماری گلی کے دو بزرگوں کو یہ اعزاز ملا حضرت مولوی محمد دین صاحب اور خالد صاحب کہ دونوں ناظر رہے اور پھر صدر بھی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔

نصف صدی پہلے کی بات ہے کہ 1954ء میں ہم کالج میں داخل ہونے کے لئے گئے تو پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے سب سے پہلے ان سے ہمیں ملایا اور فرمایا آپ کے پرانے دوست کا بیٹا ہے اور آپ کے مضمون کا طالب علم ہے اس لئے میں اسے آپ کو سونپتا ہوں۔ خالد صاحب نے اس روز سے لے کر آخر تک اس بات کا لحاظ رکھا۔ ہم اپنے گروپ میں اردو پڑھنے والے چند طالب علموں میں سے ایک تھے۔ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ خالد صاحب نے ہم سے کبھی جھڑک گھرک کر بات کی ہو یا ہمیں کسی بات پر سرزنش کی ہو۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ ہم اپنے ساتھیوں سے دو چار قدم آگے تھے اس لئے خالد صاحب ہماری پڑھائی کی زیادہ فکر بھی نہیں کرتے تھے۔ مضمون نویسی کا سلسلہ یوں بھی ہمارا مشغلہ تھا اس کی کمی المنار کی ادارت میں آ جانے کی وجہ سے ضرورتاً پوری ہو جاتی تھی۔ باقی دوستوں کے مضامین ہم مروتاً دیکھ لیتے تھے اس لئے خالد صاحب کو اس بارہ میں بھی ہم نے بےفکر کر رکھا تھا۔ ہماری اردو کی کلاس خالد صاحب کے کمرہ میں ہی ہوتی تھی جس میں گنجائش ہی دو چار آدمیوں کی تھی باقی ساز و سامان اردو کا نہیں 'برسر' کے عہدہ کا تھا جو خالد صاحب کے انجمن میں منتقل ہو جانے کے بعد ان کے صاحبزادے پروفیسر منور شمیم خالد کے حصہ میں آیا۔

خالد صاحب عادتاً خاموش مزاج تھے غیر ضروری بات چیت کرتے بھی نہیں تھے البتہ اپنے بےتکلف دوستوں میں خوب چہکتے تھے اور ان بےتکلف دوستوں میں صرف پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تھے اور بس انہی سے ان کی بےتکلفی تھی۔

ہمارا خالد صاحب سے ہمسائیگی کا تعلق بھی تھا۔ خالد صاحب اس تعلق کا لحاظ بھی رکھتے تھے۔ کہیں راستہ میں ہمیں ننگے سر پھرتا دیکھ لیتے تو ٹوکتے اور کہتے میاں میرے ہمسائے میں رہتے ہو اپنے "سر" کا خیال رکھا کرو۔ ایک بار ہم نے شوخی میں کہہ دیا کہ "سر ہم تو آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں" مسکرائے کہنے لگے "مگر میں تمہارے سر کی بات کر رہا تھا"۔ ہم نے کہا "جناب ہم بھی اپنے ہی "سر" کی بات کر رہے ہیں"۔ فرمانے لگے "باتوں میں تمہارے ساتھ کون پورا اترے مگر میں حق ہمسایہ کا فائدہ اٹھاتا ہوں"۔ اب ان کے اٹھ جانے کے بعد ہماری گلی بالکل خالی ہوگئی ہے۔ پچھلے دنوں ہم نے بزرگوارم رشید احمد چغتائی کی وفات پر بڑے تاسف سے لکھا تھا کہ ہماری گلی کے بزرگ ایک ایک کر کے اٹھ گئے ہیں اب صرف خالد صاحب رہ گئے ہیں اللہ انہیں لمبی عمر دے۔ اب وہ بھی گئے۔ گلی سونی ہوگئی۔ خالد صاحب کی زندگی مسلسل کام کی زندگی تھی ہم نے انہیں کبھی خالی نہیں دیکھا۔ کالج میں تھے تو انصاراللہ کا کام جی جان سے کرتے تھے۔ پھر پرنسپل صاحب انجمن کے صدر ہو گئے تو یہ بھی ان کے ساتھ انجمن کے صدر کے معتمد کی کرسی پر جا بیٹھے مگر اس زائد مصروفیت کے باوجود انصاراللہ کا کام باقاعدہ کرتے رہے۔ ہاں تحدیث نعمت کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ ان کی معتمدی کے دوران ہم فورتھ ایئر کے طالب علم تھے ہمیں ان کا اور پرنسپل کا حکم تھا کہ اردو کی کلاسیں ناغہ نہ ہوں اور ہم ان کی غیر حاضری میں اردو کی کلاسیں لیتے رہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے طالب علمی کے دوران ہی ہمیں پڑھانے کا تجربہ حاصل ہو گیا جو بعد کو بہت کام آیا۔ خالد صاحب کو اس معاملہ میں ہم پر اور پرنسپل صاحب کو خالد صاحب کے اعتماد پر پورا اعتماد تھا۔

خالد صاحب کی مصروفیت کا عالم یہ تھا کہ صبح گھر سے نکلتے تو کالج آتے وہاں سے اٹھتے تو انجمن اور وہاں سے اٹھتے تو انصاراللہ۔ قائد عمومی تھے اور یہی سب سے زیادہ کام والا عہدہ ہوتا ہے۔ ان کی ورزش اتنی سی تھی کہ ریلوے اسٹیشن کے سامنے بیت الخضر کے سامنے ٹہلتے رہتے ربوہ میں ہوتے تو ان کی یہ مشق ناغہ نہ ہوتی۔ ہم نے کئی بار انہیں دیکھا مگر ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف پایا۔ چلتے چلتے ذکر الٰہی کرتے رہتے۔ ایک دو بار کالج کے زمانہ کی بات ہے کہ کسی کاغذ پر کالج کے وقت کے بعد ان سے دستخط کروانے کی ضرورت پیش آئی تو انہیں ٹہلتے ہوئے پایا اور اتنے انہماک سے ٹہلتے ہوئے پایا کہ ہمیں شبہ ہونے لگا کہ خالد صاحب ہم سے ملنے سے کترا رہے ہیں اس لئے ہمارے سلام کا جواب دینے میں متذبذب ہیں۔ مگر نہیں وہ اپنے ذکر الٰہی میں منہمک تھے۔ ان کے پاس سے لوگ گزرتے رہتے انہیں خبر نہ ہوتی۔

ہمارا ان سے پچاس برس کا تعلق ہے ہم نے انہیں کبھی ہنسی مذاق یا غیر سنجیدہ گفتگو میں مبتلا نہیں پایا۔ ان کے رفقاء ان سے مذاق کی بات ان کے رعب کی وجہ سے نہیں کرتے تھے مگر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے ان کا تعلق ایسا تھا کہ حضرت صاحب ہی ان سے مذاق بھی کیا کرتے تھے اور جان بوجھ کر انہیں چھیڑتے تھے۔ ایک بار خالد صاحب کے دستخطوں سے لکھی ہوئی ایک تجویز ہم لے کر پرنسپل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پرنسپل صاحب نے بڑی خشونت سے فرمایا "یہ کس کی تجویز ہے؟" ہم نے کہا "خالد صاحب کی" فرمانے لگے "کون سے خالد کی۔ وہ جو شریف ہیں یا دوسرے؟"۔ ہمارے رفقاء میں پروفیسر محمد شریف خالد بھی ہوتے تھے۔ پرنسپل صاحب نے دو ناموں سے مزاح کی صورت پیدا کی۔ ہم پرنسپل صاحب کے رعب کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ ہمیں دونوں دوستوں کی بےتکلفی کا علم تھا چپ رہے تو پرنسپل صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا خالد صاحب کو یہ لطیفہ ضرور سنانا۔ ہم نے خالد صاحب کو کیا سارے سٹاف کو یہ لطیفہ سنایا اور کافی دنوں تک اس کا چرچا رہا۔ خالد صاحب اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب میں ایسی ہی بےتکلفی تھی مگر حضرت صاحب کے خلافت کے مرتبہ پر فائز ہو جانے کے بعد ہمیں علم نہیں کہ دونوں دوستوں کی بےتکلفی کیسی رہی مگر اتنا ضرور ہے کہ حضرت صاحب ان سے چھیڑ چھاڑ ضرور جاری رکھتے ہوں گے۔ چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد۔

خالد صاحب کے بڑے صاحبزادے ناصر احمد خالد ہمارے کلاس فیلو اور چھوٹے منور شمیم خالد ہمارے رفیق کار رہے اور باقی ہمارے شاگرد۔ ہم نے یہی دیکھا کہ انہیں اپنے بچوں اور اپنے شاگردوں سے یکساں پیار ہے۔ اپنے شاگردوں سے بھی ویسی ہی محبت کرتے تھے مگر بچوں جیسی اطاعت طلب بھی کرتے تھے۔ ایک بار ہم نے گستاخی کی کوئی بات کی تو فرمانے لگے ناصر ایسی بات کہتا تو میں اس کے کان کھینچتا۔ ہم نے کہا "ناصر ہی ایسی بات کہہ رہا ہے اس کے کان کھینچیے"۔ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔

ان کی بیگم کا انتقال ہوا تو ہم لوگ تعزیت کے لئے حاضر ہوئے انہیں صبر جمیل کا نمونہ پایا۔ بچے گو اللہ کے فضل سے بڑے بڑے تھے مگر ماں کا سایہ تو بہر حال ماں کا سایہ ہوتا ہے۔ خالد صاحب نے اپنے بچوں کو ماں اور باپ دونوں کی محبت دی اور ان کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ ان کی ماں نہیں رہی۔ اسی طرح پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کی پہلی بیوی بشریٰ کا انتقال ہوا تو بہت غمزدہ ہوئے مگر بیٹے کو بہت تسلی دیتے رہے۔ فرماتے تھے مجھے منور کی اتنی فکر نہیں جتنی اس کے ننھے سے بیٹے انور کی ہے۔ اور یہ حقیقت ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی ہے کہ انور کو زیادہ پیار اس کے دادا نے ہی دیا۔

خالد صاحب کے اٹھنے سے ایک ایسا وجود ہمارے درمیان سے اٹھ گیا ہے جو اپنے اخلاص میں منفرد، محنت میں ان تھک، سلسلہ کے کاموں میں ہمہ وقت مشغول رہنے والا اور اپنے سب کاموں پر سلسلہ کے کاموں کو فوقیت اور ترجیح دینے والا تھا اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں بھی وہ اپنے بےتکلف دوست اور ساتھی کے ہمراہ رہیں۔ آمین

ابن رشد (1198ء)

آپ سپین کے سب سے بڑے فلاسفر اور شارح اعظم تھے آپ کے خاندان کے افراد نسل در نسل قرطبہ میں قاضی شہر رہ چکے تھے۔ قاضی کا عہدہ خلیفہ وقت کے عہدہ کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑے رتبہ والا ہوتا تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ اشبیلیہ اور قرطبہ میں قاضی مقرر ہوئے نیز خلیفہ ابویعقوب یوسف کے ذاتی معالج بھی تھے۔ آپ نے ارسطو کی 38 کتابوں کی شرحیں لکھیں اس لئے آپ کو شارح اعظم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شرحیں تین قسم کی تھیں جامع، تلخیص، اور شرح۔ یونیورسٹی آف پیرس میں آپ کی شرحیں نصاب میں شامل تھیں میڈیسن میں آپ کی تصنیف الکلیات کا ترجمہ 1255ء میں اٹلی میں ایک یہودی عالم نے کیا۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے انگلش میں یہ 1778ء میں آکسفورڈ سے عربی متن کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ میڈیسن میں آپ کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے آنکھ کے حصہ Retina کا صحیح سائنسی فنکشن بیان کیا۔ چیچک کے بارہ میں بعد تحقیق فرمایا کہ جس شخص کو یہ ایک بار ہو جائے دوبارہ نہیں ہوتی۔ میڈیسن میں آپ نے سولہ کتب تحریر کیں۔ زندگی کے آخری سالوں میں علماء وقت کے اکسانے پر آپ کو زندیق قرار دیا گیا مگر خلیفہ نے 1195ء میں بحال کر دیا۔ تاہم تین سال بعد رحلت کر گئے۔ مشہور فرنچ عالم ارنسٹ رینان Renan نے 1852ء میں آپ کی سوانح پر مبسوط کتاب شائع کی جس کا ایک نسخہ کنگسٹن یونیورسٹی کی سٹافر لائبریری میں بھی موجود ہے۔

شہد کی مکھی کا نظام

شہد کی مکھی کے چھتے کا تو پورا نظام اتنا زبردست ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے لیکن یہاں مختصراً کچھ باتیں لکھنا ہی کافی ہوگا- اس کے چھتے میں خانوں کی شکل مسدس ہوتی ہے اور ان کا آپس میں فاصلہ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہر خانے کا زاویہ اور دیواروں کی موٹائی اس قدر یکساں ہوتے ہیں کہ انتہائی اعلیٰ انسانی حساب کتاب کو بھی مات دیتے ہیں- ان کی ملکہ مکھی کے لئے کارکن مکھیاں ایک خاص قسم کا شہد بناتی ہیں جسے رائل جیلی Royal Jelly کہا جاتا ہے- اگرچہ عام شہد بھی انہی ذرات میں ایک عجوبے سے کم نہیں اور اس میں بے شمار غذائی اور شفائی خصوصیات ہیں لیکن رائل جیلی اس سے بھی الگ ایک اعلیٰ اور مخصوص غذا ہے جو صرف ملکہ مکھی کی خوراک کے طور پر بنایا جاتا ہے- کیونکہ آئندہ کی تمام نسل کا دارومدار ملکہ مکھی پر ہی ہے اور صرف اسی نے بچے پیدا کرنے ہیں اس لئے مکھیوں کو اس خاص خوراک کا پورا علم ہے کہ کیا اس کو ملنا چاہئے- چنانچہ انڈے دینے کے موسم میں ملکہ مکھی روزانہ اپنے وزن کے برابر انڈے دیتی ہے جو تعداد میں ہزاروں ہوتے ہیں- باقی تمام مکھیاں چھتہ اور شہد بنانے اور اس کی حفاظت کے لئے فوج کا کام کرتی ہیں- یہ سب مکھیاں نہ نر ہیں نہ مادہ- مادہ صرف ملکہ مکھی ہے اور نر تمام کے تمام ایک خاص موسم میں ملکہ مکھی سے ملاپ کی جنگ میں صرف ایک کامیاب ہوا تھا- باقی مارے جاچکے ہیں- اور آئندہ انڈوں سے جو بچے پیدا ہوں گے ان میں سے جو نر ہوں گے ان کا بھی یہی حشر ہوگا- شہد کی مکھی انتہائی صاف ستھرا جانور ہے- عام بھڑوں اور مکھیوں کی طرح یہ کبھی گندی نالی سے پانی نہیں لیں گی ہمیشہ صاف ستھرے پانی- پھولوں اور پھلوں سے غذا حاصل کریں گی- دوسرے تمام جانور اور کیڑے مکوڑوں کے برعکس اس کے جسم یا ٹانگوں پر کسی قسم کی آلودگی یا جراثیم نہیں ہوتے اس لئے جو شہد بناتی ہیں وہ بھی سراسر بہترین غذا اور بہترین شفا کا قدرتی ذریعہ ہے- خود کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ خاص درختوں سے ایک مادہ لے کر آتی ہیں جس کو پراپلس Propolis کہا جاتا ہے یہ انتہائی اعلیٰ درجہ کا قدرتی انٹی بائیوٹک Antibiotic ہے- تمام چھتے کے گرداگرد اس پراپلس کو حصار کی طرح لگا دیا جاتا ہے اور جب بھی کوئی مکھی باہر سے واپس چھتے میں آتی ہے تو سب سے پہلے اپنے پاؤں اس پراپلس پر رکھتی ہے تاکہ اگر کوئی جراثیم ساتھ آگئے ہوں تو وہ چھتے میں داخل ہونے سے پہلے ہی مر جائیں- موسم گرما میں اپنے انڈوں بچوں کو شدید گرمی سے بچانے کے لئے پانی لاکر چھتے کے خانوں کے ارد گرد ملتی رہتی ہیں اور جب چھتے میں ان بے شمار مکھیوں کے سانس لینے سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جمع ہو جائے تو باری باری مکھیوں کے گروپ باہر کے رخ کنارے پر بیٹھ کر دس دس سیکنڈ کے لئے اپنے پروں کو زور سے پھڑ پھڑاتی ہیں- اس عمل سے Exhaust fan کی طرح گندی ہوا باہر نکل کر اس کی جگہ تازہ ہوا آ جاتی ہے- اسی طرح شدید سردی کے موسم میں خود کو گرم رکھنے کے لئے اس طرح پروں کو پھڑ پھڑا کر باقاعدہ ورزش کرتی ہیں-

اس کا باہمی پیغام رسانی کا عمل بھی انتہائی موثر ہے- جب ملکہ کے انڈوں سے نئی نسل جنم لے لیتی ہے اور یہ مکھیاں جوان ہو جاتی اور اپنی نئی ملکہ کا انتخاب کر لیتی ہیں- ملکہ کے انتخاب میں بھی نر مکھیوں کی طرح ملکہ مکھیوں میں باقاعدہ زندگی اور موت کی جنگ ہوتی ہے اور فاتح مکھی ملکہ بنتی ہے- تو پرانی ملکہ اپنی 80 ہزار کے قریب رعایا کو ساتھ لے کر کسی اور جگہ شفٹ ہو جاتی ہے اور پرانا چھتہ نئی نسل کے لئے خالی کر دیا جاتا ہے- لیکن نئی جگہ شفٹ ہونے سے قبل اس جگہ کا بڑی احتیاط سے انتخاب کیا جاتا ہے- اس مقصد کے لئے مختلف مکھیاں مختلف سمتوں کو نکل جاتی ہیں اور جگہیں دیکھ کر واپس آتی ہیں تو ملکہ کے سامنے باقاعدہ اپنی اپنی جگہ کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتی ہیں- جس رخ کی طرف وہ نئی جگہ ہے اس طرف منہ کر کے ناچتی ہیں اور مختلف حرکات سے واضح کر دیتی ہیں کہ وہ جگہ کتنی دور ہے کوئی درخت ہے یا غار یا کچھ اور- کس قدر محفوظ ہے- وہاں سے خوراک اور پانی کے ذرائع کتنی دور اور کتنے زیادہ ہیں- غرضیکہ پوری معلومات اس ناچ کے ذریعے دے دیتی ہیں ملکہ باری باری سے سب مکھیوں کا ناچ دیکھنے کے بعد فیصلہ کرتی ہے اور ایک طرف کو اڑ جاتی ہے- باقی ساری مکھیاں اس کے پیچھے پیچھے اس نئی جگہ پر نیا چھتہ بنانے کے لئے روانہ ہو جاتی ہیں- روزمرہ کی غذا اور پانی کی فراہمی کی جگہ- رخ اور فاصلہ اور خوراک کی مقدار کے بارے میں بھی مکھیاں نئی جگہ دریافت کر لینے پر اسی ناچ کے ذریعے باقی سب مکھیوں کو اس جگہ کے بارے میں تفصیلات مہیا کرتی ہیں-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36013 میں قدسیہ نصیر بنت نصیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قدسیہ نصیر بنت نصیر احمد بھٹی دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد مقبول وصیت نمبر 33438 گواہ شد نمبر 2 احمد طاہر ولد محمد احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36014 میں مبشرہ نصرت بنت مبشر احمد طارق قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبشرہ نصرت بنت مبشر احمد طارق کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد طارق وصیت نمبر 22897 گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648

مسل نمبر 36015 میں چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری عطا محمد قوم جٹ پیشہ واقف زندگی عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر مجلس انصاراللہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 100 کنال واقع چک نمبر 390/WB ضلع لودھراں مالیتی -/1250000 روپے۔ زرعی زمین رقبہ 16 کنال واقع چک نمبر 389/WB ضلع لودھراں مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری عطا محمد کوارٹر مجلس انصاراللہ گواہ شد نمبر 1 احمد الدین وصیت نمبر 13192 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس پسر موصی

مسل نمبر 36017 میں سعدیہ مسعود بنت ملک خالد مسعود قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزن ایک ماشہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعدیہ مسعود بنت ملک خالد مسعود کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک خالد مسعود والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد بسمل ولد احمد دین دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 36018 میں عطاء الشکور ولد غالب الدین قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبدعطاء الشکور ولد غالب الدین اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود احمد ولد رحمت علی ظہور اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد سعید ولد محمد اسماعیل اسلام آباد

مسل نمبر 36031 میں منور احمد واہلہ ولد چوہدری محمد حسین واہلہ قوم واہلہ جٹ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 16 مرلے واقع 22/10 دارالنصر غربی ربوہ مالیتی -/1200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد واہلہ ولد چوہدری محمد حسین واہلہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید ولد عبدالرؤف دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عمران احمد انجم باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36032 میں میر ظہیر الدین ولد میر نورالدین قوم میر کشمیری پیشہ .... عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر ظہیر الدین ولد میر نورالدین دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد شاہد ولد عبدالرشید دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد عبداللہ ولد چوہدری غلام محمد دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر 36033 میں فضیلت اختر زوجہ میر ظہیر الدین قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/80000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فضیلت اختر زوجہ میر ظہیر الدین دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1۔ میر ظہیر الدین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شمس الدین پسر موصیہ

مسل نمبر 36034 میں انیلہ مشتاق بنت مشتاق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/24256 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ انیلہ مشتاق بنت مشتاق احمد دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد نذیر احمد دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 روشن دین ولد امام دین دارالنصر وسطی ربوہ

درخواست دعا

☆ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور کی بیماری شدت اختیار کرگئی ہے۔ تین دن سے بے ہوش ہیں اور جسم میں کپکپاہٹ بھی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد احسن قریشی صاحب کی شادی مکرمہ نادیہ کنول صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد چوہدری صاحب کے ساتھ ٹورانٹو کینیڈا میں مورخہ 13 مارچ 2004ء کو منعقد ہوئی۔ اگلے روز مورخہ 14 مارچ کو نارتھ کپلنگ کیمونٹی سنٹر ٹورانٹو میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے شادی اور ولیمہ دونوں مواقع پر تقریب میں شمولیت فرمائی اور دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

۞ مکرم سلمان ادریس صاحب اور محترمہ میجر ڈاکٹر صباحت سلمان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 23 مارچ 2004 کو سی ایم ایچ لاہور میں چوتھے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "نورالدین" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم جناب کنور ادریس صاحب کراچی کا پوتا اور مکرم جناب جنرل محمود الحسن صاحب راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

نکاح و رخصتی

۞ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خاکسار کی بیٹی مکرمہ رضیہ شمس صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عرفان احمد صاحب شہزاد ولد مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب آف فیصل آباد مورخہ 20 ستمبر 2002ء کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر مسعود آباد فیصل آباد میں مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ 29 نومبر 2003ء کو رخصتی عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 12 جنوری 2004ء کو مکرم عرفان احمد صاحب شہزاد نے لندن میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ U.K نے دعا کروائی۔ مکرمہ رضیہ شمس صاحبہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی کی پوتی اور عرفان احمد شہزاد صاحب نواسے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ جاپان کے والد مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب آف بھلوال مقیم دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 19 مارچ 2004ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز فجر مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب زعیم انصاراللہ دارالنصر وسطی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کو تانی چک نمبر 524 ضلع شیخوپورہ میں لمبے عرصہ تک بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نے سوگواران میں بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے اور ان کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب پبلشر و مینیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے خالو مکرم محمد دین صاحب ولد مکرم دیوان علی صاحب محلہ نصرت آباد ربوہ حال بنگلہ نمبر 18 ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 7 مارچ 2004ء کو وفات پا گئے۔ 8 مارچ کو ان کا جنازہ مکرم جمال الدین شمس صاحب نے بہشتی مقبرہ ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ مزید پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
ونڈوز، سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کا تعارف
کمپیوٹر گرافکس کورس
انگلش سپوکن لینگویج کورس Becon House
فائن آرٹس کی کلاسز
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویجز سٹڈیز کالج روڈ ربوہ (بالمقابل محلہ کمیٹی دارالصدر) فون نمبر 212088

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریدار الفضل ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ مارچ 2004ء اٹھاسی روپے صرف (Rs.88) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تعطیل

مورخہ یکم اور 2۔اپریل 2004ء بروز جمعرات، جمعہ دفتر روزنامہ الفضل بند رہے گا۔ اس لئے اس دن اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:29

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

مکان کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ 12/9 دارالصدر غربی سکول کیلئے بہترین برقبہ دو کنال۔ 9 کمرے، کھلا صحن پانی گیس بجلی کی سہولت موجود ہے۔

رابطہ: چوہدری رحمت علی 29/4 دارالبرکات ربوہ

فون: 211651

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں

رشید برادرز ٹینٹ سروس

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

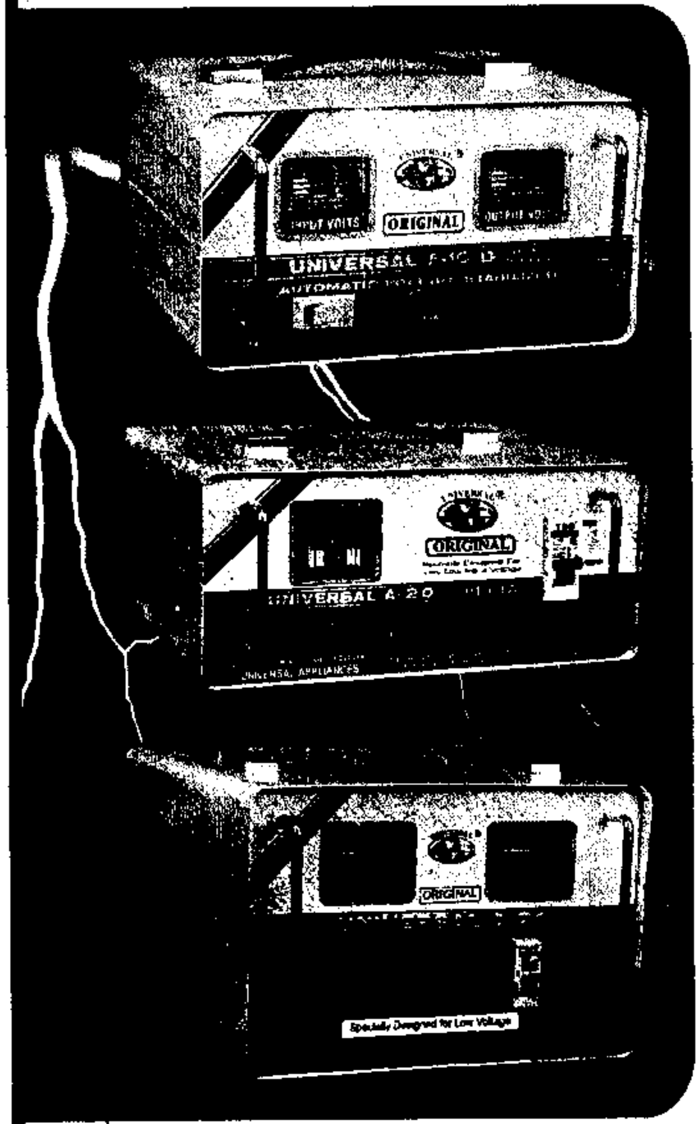

Digital Technology

UNIVERSAL

Voltage Stabilizers

AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR

- Fridge
- Freezer
- Computer
- Dish Anteena
- Air Conditioned
- Photocopy Machine

UNIVERSAL APPLIANCES

®T.M REGD No. 77306 113314 ®DESIGN REGD No.8439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5016. MADE IN PAKISTAN

Dealer: Hassan Traders, Rabwah. Tel: 04524-212987

سی پی ایل نمبر 29

ہومیو پیتھک ادویات

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون ہیڈ آفس: 213156

زرگل ہیئر آئل

سکری اور گرتے بالوں کیلئے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

- پرانے کولر اور گیزر ریپیر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
- اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
- نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
- کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔

فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 214214-213699 گھر 211971